مولوی عبداللطیف رحمانی رحمۃ اللہ علیہ

☆ ☆ ☆ محمد رمضان یوسف سلفی فیصل آباد ☆ ☆.....☆.....☆

مولانا فاروق الرحمان یزدانی حفظہ اللہ 2002ء کے ابتداء میں جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں مدرس مقرر ہوئے اور اس کے کچھ عرصہ بعد انہیں جامعہ کے آرگن ''ماہنامہ ترجمان الحدیث'' کا نائب مدیر مقرر کر دیا گیا۔ اسی دور میں ان سے میرے دوستانہ مراسم قائم ہوئے جو آگے چل کر گہری دوستی میں بدل گئے۔ یزدانی صاحب یاروں کے یار اور دوستوں کے دوست ہیں۔ ایک بار انہوں نے مجھے اور مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب کو اپنا گاؤں دکھایا جہاں وہ اقامت پذیر ہیں اور وہاں کی مسجد اہل حدیث کے خطیب بھی۔ 9 دسمبر 2009ء کو یزدانی صاحب کے آبائی گاؤں چک نمبر 16 جید چک ضلع شیخوپورہ میں عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر بھی انہوں نے یاد رکھا اور راقم اور مؤرخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ کو خصوصی طور پر اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔

مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ تو عظیم شخصیت ہیں لیکن میں تو نہ خطیب ہوں نہ واعظ، ایک مزدور قلم کار ہوں جس کا سارا دن کاپیاں اور رجسٹر باندھتے گزر جاتا ہے۔ کہیں جانا میرے لئے بہت مشکل ہوتا ہے پھر گوشۂ تنہائی میں ہی رہنا پسند کرتا ہوں۔ یزدانی صاحب کا اصرار تھا سو فمند ہونا پڑا اور ہم مقررہ تاریخ کو ان کی ہمراہی میں جید چک پہنچ گئے۔ نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد وہاں کی جماعت اہل حدیث کے بہت سے افراد سے ملنے کا موقع ملا۔ مسجد میں ہی ایک بزرگ کی خدمت میں سلام عرض کرنے اور ان سے مصافحہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ تعارف پر معلوم ہوا کہ یہ بزرگ مولوی عبداللطیف رحمانی صاحب ہیں اور ہمارے عزیز دوست مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی صاحب کے والد محترم۔

مولوی عبداللطیف صاحب کوئی زیادہ پڑھے لکھے نہ تھے علمائے کرام سے محبت وعقیدت اور ان کی مجالس میں بیٹھ کر بہت سے مسائل انہیں ازبر تھے۔ ابتداء میں حنفی مسلک پر عمل پیرا تھے پھر انہوں نے اپنے بیٹے مولانا فاروق الرحمان یزدانی صاحب کی تحقیق سے متاثر ہو کر 1990ء میں مسلک اہل حدیث

پر عمل شروع کر دیا تھا اور پکے اہل حدیث بن گئے تھے۔ وہ محنت مزدوری کرتے اور تھوڑی بہت تجارت کر کے رزق حلال سے اپنے اہل خانہ کی کفالت کرتے۔ ان کی سب سے بڑی قربانی یہ ہے کہ انہوں نے اپنے سب سے بڑے بیٹے فاروق الرحمان کو دینی تعلیم کے لئے وقف کیا اور آگے چل کر ان کے اس صاحبزادے نے مولانا حافظ فاروق الرحمان یزدانی کے نام سے شہرت پائی' تقریر' تحریر و تصنیف اور مناظرانہ مباحث سے یزدانی صاحب نے اپنے گاؤں میں مسلک اہل حدیث کی ترویج کی اور ان کی کوششوں سے بہت سے گھرانے مسلک اہل حدیث پر عمل پیرا ہو گئے۔ یہ بہت بڑی سعادت ہے جو ان کے حصے میں آئی۔ جید چک میں دیگر مکاتب فکر کی مساجد تو تھیں لیکن اہل حدیث کی کوئی مسجد نہ تھی اور پھر اہل حدیث حضرات کے ساتھ گاؤں والوں کا رویہ بھی سوتیانہ تھا۔ اس صورت حال میں مولانا یزدانی صاحب نے چودھری عبدالغفور کمبوہ' چودھری عبدالحمید کمبوہ' محمد شریف مشین والا اور بعد کے معاونین رانا محمد حسین فوجی' منیر احمد گجر' کامران حمید' عمران حمید' حسان حمید' عبدالرشید کمبوہ' محمد اقبال قالین باف اور مولوی محمد صدیق برادر کبیر مولوی عبداللطیف کے ساتھ مل کر گاؤں میں مسجد اہل حدیث کے لئے جگہ خرید کی یہ 1994ء کے ابتداء کی بات ہے۔ جس دن مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا اسی دن ظہر کی اذان مولوی عبداللطیف رحمانی نے دی اس اعتبار سے وہ اس مسجد کے پہلے مؤذن تھے۔ مولوی عبداللطیف نے مسلک اہل حدیث کو قبول کرنے کے بعد اپنی تمام ہمدردیاں اور جدوجہد گاؤں میں جماعت اہل حدیث کے فروغ میں صرف کر دیں وہ اپنی بساط کے مطابق دامے درمے قدمے سخنے ہر طرح جماعت اہل حدیث کی ترقی میں کوشاں رہے۔ مرحوم بڑے ملنساز اور بے ضرر انسان تھے حتی الوسع کسی کو تکلیف نہ دیتے یہی وجہ ہے کہ ان کے خاندان کے افراد دیگر رشتہ دار اور گاؤں کے دوست احباب ان کی اس خوبی کا بار بار تذکرہ کرتے رہے جو ان کے ہم عمر لوگوں کے علاوہ نوجوان اور بچے بھی یہ کہتے ہیں کہ نا صرف کہ وہ ہمارے چچا یا تایا تھے بلکہ وہ تو ہمارے دوست بھی تھے۔ جب بھی گاؤں سے کسی فرد نے کسی کام کے لیے ان کا تعاون چاہا وہ فوراً اپنے کام چھوڑ کر دوسرں کے معاون بن جاتے۔ نماز' روزے کی عادت ماشاء اللہ بچپن سے تھی شدید گرمی میں بھی رمضان المبارک آتا تو روزے کا اہتمام کرتے سفر اور کام کاج کی مصروفیت میں بھی نماز وقت پر ادا کرتے۔ قرآن مجید کی تلاوت بھی کثرت سے کرتے' اذکار مسنونہ کا اہتمام کرتے' باقی صفحہ نمبر 43 پر